

(۱۳۷) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي وَقْتِ الشُّوْرَى

لَنْ يُسْرِعَ أَحَدٌ قَبْلِي إِلَى دَعْوَةِ حَقٍّ، وَ
صَلَةِ رَحْمٍ، وَ عَائِدَةِ كَرَمٍ، فَأَسْبَعُوا فَزْنِي،
وَعُونَا مَنْطِقِي، عَلَى أَنْ تَرُوا هَذَا الْأَمْرَ مِنْ
بَعْدِ هَذَا الْيَوْمِ ثُنَّتْفِي فِيهِ السُّيُوفُ، وَ
تُخَانُ فِيهِ الْعُهُودُ، حَتَّى يَكُونَ بَعْضُكُمْ
أَئِمَّةً لِأَهْلِ الضَّلَالَةِ، وَ شِيَعَةً لِأَهْلِ الْجَهَالَةِ.

-----☆☆-----

(۱۳۸) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي النَّهْيِ عَنِ عَيْبِ النَّاسِ

وَ إِنَّمَا يَتَبَغِي لِأَهْلِ الْعُصَمَةِ
وَ الْمَصْنُوعِ إِلَيْهِمْ فِي السَّلَامَةِ أَنْ يَرِدُ حَمْوَا
أَهْلَ الذُّنُوبِ وَ الْمُعْصِيَةِ، وَ يَكُونَ
الشُّكْرُ هُوَ الْغَالِبُ عَلَيْهِمْ وَ الْحَاجِزُ
لَهُمْ عَنْهُمْ، فَكَيْفَ بِالْعَابِرِ الَّذِي عَابَ
آخَاهُ وَ عَيَّرَهُ بِبَلْوَاهٍ!

أَمَا ذَكْرُ مَوْضِعِ سَتْرِ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنْ
ذُنُوبِهِ مِمَّا هُوَ أَعْظَمُ مِنَ الذَّنْبِ الْذِي
عَابَهُ بِهِ! وَ كَيْفَ يَذْمُهُ بِذَنْبٍ قَدْ رَكِبَ
مِثْلَهُ! فَإِنْ لَمْ يَكُنْ رَّكِبَ ذُلْكَ الذَّنْبِ
بِعِينِيهِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ فِيمَا سِوَاهُ مِمَّا هُوَ
أَعْظَمُ مِنْهُ. وَ اِيمَمُ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ عَصَاهُ
فِي الْكَبِيرِ وَ عَصَاهُ فِي الصَّغِيرِ، لَجُزُّ آثَمَهُ عَلَى

خطبه (۱۳۷)

شوری کے موقع پر فرمایا

مجھ سے پہلے تبلیغِ حق، صلحِ رحم اور جود و کرم کی طرف کسی نے بھی
تیزی سے قدم نہیں بڑھایا، لہذا تم میرے قول کو سنو اور میری باتوں کو
یاد رکھو کہ تم جلدی ہی دیکھ لو گے کہ اس دن کے بعد سے خلافت کیلئے
تلواریں سوت لی جائیں گی اور عہدو پیان توڑ کر کھدیجے جائیں گے،
یہاں تک کہ کچھ لوگوں مگر ادا لوگوں کے پیشوں بن کے کھڑے ہوں گے
اور کچھ جاہلوں کے پیروکار ہو جائیں گے۔

--☆☆--

خطبه (۱۳۸)

اس میں لوگوں کو دوسروں کے عیب بیان کرنے سے روکا ہے

جن لوگوں کا دامن خطاؤں سے پاک صاف ہے اور بفضلِ الہی
گناہوں سے محفوظ ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ گنہگاروں اور خططا کاروں پر
رحم کریں اور اس چیز کا شکر ہی (کہ اللہ نے انہیں گناہوں سے بچائے
رکھا ہے) ان پر غالب اور دوسروں (کے عیب اچھانے) سے مانع
رہے، چہ جائیکہ وہ عیب لگانے والا اپنے کسی بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی
کرے اور اس کے عیب بیان کر کے طعن و تشنیع کرے۔

یہ آخر خدا کی اس پر دہ پوٹی کو کیوں نہیں یاد کرتا جو اس نے
خود اس کے ایسے گناہوں پر کی ہے جو اس گناہ سے بھی جس کی
وہ غیبت کر رہا ہے بڑے تھے اور کیوں کہ کسی ایسے گناہ کی بنا پر اس کی
برائی کرتا ہے جبکہ خود بھی ویسے ہی گناہ کا مرتكب ہو چکا ہے اور
اگر بعینہ ویسا گناہ نہیں بھی کیا تو ایسے گناہ کئے ہیں کہ جو اس سے
بھی بڑھ چڑھ کرتے۔ خدا کی قسم! اگر اس نے گناہ کبیر نہیں بھی کیا تھا
اور صرف صغیر کا مرتكب ہوا تھا تب بھی اس کا لوگوں کے عیوب بیان

کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

عَيْبُ النَّاسِ أَكْبَرٌ!

اے خدا کے بندے! جھٹ سے کسی پر گناہ کا عیب نہ لگا، شاید اللہ نے وہ بخش دیا ہو اور اپنے کسی چھوٹے (سے چھوٹے) گناہ کیلئے بھی اطمینان نہ کر، شاید کہ اس پر تجھے عذاب ہو۔ لہذا تم میں سے جو شخص بھی کسی دوسرے کے عیوب جانتا ہو اسے ان کے اظہار سے باز رہنا چاہیے اس علم کی وجہ سے جو خود اسے اپنے گناہوں کے متعلق ہے اور اس امر کا شکر کہ اللہ نے اسے ان چیزوں سے محفوظ رکھا ہے کہ جن میں دوسرے مبتلا ہیں کسی اور طرف اسے متوجہ نہ ہونے دے۔

--☆☆--

يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَعْجَلْ فِي عَيْبٍ أَحَدٍ
بِذَنْبِهِ فَلَعْلَهُ مَغْفُورٌ لَهُ، وَ لَا تَأْمُنْ عَلَى
نَفْسِكَ صَغِيرٌ مَعْصِيَةٌ فَلَعْلَكَ مُعَذَّبٌ
عَلَيْهِ، فَلْيَكُفْفُ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عَيْبٍ
غَيْرِهِ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ عَيْبٍ نَفْسِهِ، وَلَيَكُنْ
الشُّكْرُ شَاغِلًا لَهُ عَلَى مُعَافَاتِهِ مِنَّا
ابْتُلِيَ بِهِ غَيْرُهُ.

-----☆☆-----

۴۔ عیب جوئی و خورده گیری کا مشغل اتنا عام اور ہمہ گیر ہو چکا ہے کہ اس کی برائی کا حساس تک جاتا رہا ہے اور اب تو خواص کی زبانیں بند ہیں نہ عوام کی، نہ منبر کی رفتہ اس سے مانع ہے نہ محرب کی تقسیں، بلکہ بہاں چند ہم خیال جمع ہوں گے موضوع سخن اور دچک پ مشغلہ یہی ہو گا کہ اپنے فریلنٹ مخالف کے عیوب رنگ آمیز یوں سے بیان کئے جائیں اور کان دھر کر ذوق سماعت کاظہ رہ کیا جائے۔ حالانکہ غیبت کرنے والے کا دامن ان آکوڈ گیوں سے خود آلود ہوتا ہے جن کا اظہار وہ دوسروں کیلئے کرتا ہے، مگر وہ اپنے لئے یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس کے عیوب آشکارا ہوں تو پھر اسے دوسروں کے جذبات کا بھی پاس و لحاظ کرتے ہوئے ان کی عیب گیری و دل آزاری سے احتراز کرنا چاہئے اور «آنچہ برای خود نمی پسندی برای دیگران ہم مپسند» پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

”غیبت“ کی تعریف یہ ہے کہ اپنے کسی برادر مولیٰ کے عیب کو بغرض تحقیق اس طرح بے نقاب کرنا کہ اس کیلئے دل آزاری کا باعث ہو، چاہے یہ اظہار زبان سے ہو، یا محاکات سے، اشارہ سے ہو یا کہنایہ و تعریض سے بعض لوگ غیبت بس اسی کو سمجھتے ہیں جو غلط اور خلاف واقع ہو اور جو دیکھا اور سننا ہوا سے جوں کا توں بیان کر دینا ان کے نزد یک غیبت نہیں ہوتی اور وہ یہ کہہ دیا کرتے میں کہ ہم غیبت نہیں کرتے، بلکہ جو دیکھایا سنا ہے اسے صحیح صحیح بیان کر دیا ہے۔ حالانکہ غیبت اسی سچ کہنے کا نام ہے اور اگر جھوٹ ہو تو وہ افتراء بہتان ہے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذُكْرُكُ أَخَاكَ بِمَا يَكْرُهُ، قَيْلَ:
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِنِّ مَا آقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ
فَقَدْ بَهَتَهُ.

تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ: غیبت

یہ ہے کہ تم اپنے کسی بھائی کے متعلق کوئی ایسی بات کہو جو اس کیلئے ناگواری کا باعث ہو۔ کہنے والے نے کہا کہ: اگر میں وہی بات کہوں جو واقعًا اس میں پانی جاتی ہو؟ آپ نے فرمایا کہ: اگر ہوجب ہی تو وہ غیبت ہے اور اگر نہ ہو تو تم نے اس پر افتخار باندھا ہے۔

غیبت میں مبتلا ہونے کے بہت سے وجہ و اسباب یہں جن کی وجہ سے انسان کہیں دانستہ اور کہیں نادانستہ اس کا مرتكب ہوتا ہے۔ امام غزالی نے احیاء العلوم میں ان وجہ و اسباب کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ ان میں چند نمایاں اسباب یہ ہیں:

- اکسی کی ہنری اڑانے اور اسے پست و مبک دکھانے کیلئے۔
 - لوگوں کو ہسانے اور اپنی زندہ دلی و خوش طبعی کا مظاہرہ کرنے کیلئے۔
 - غنیظ و غصب کے تقاضوں سے متاثر ہو کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے۔
 - کسی کی تقصیص سے اپنا تفوق جلانے کیلئے۔
 - اپنی بے تعلقی اور برائعت ظاہر کرنے کیلئے کہ یہ بات مجھ سے سرزد نہیں ہوئی بلکہ فلاں سے سرزد ہوئی ہے۔
 - کسی بزم میں بیٹھ کر ہم رنگ جماعت ہونے کیلئے تاکہ اس سے اجنبیت نہ بر قی جائے۔
 - کسی ایسے شخص کی بات کو بے وقت بانے کیلئے کہ جس کے متعلق یہ اندیشہ ہو کہ وہ اس کے کسی عیب کو بے نقاب کر دے گا۔
 - اپنے کسی ہم پیشہ رقب کی سردازاری کیلئے۔
 - کسی ریس کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرنے کیلئے۔
 - اظہار رنج و تناسف کیلئے یہ کہنا کہ مجھے افسوس ہے کہ فلاں شریف زادہ فلاں بڑی بات میں مبتلا ہو گیا ہے۔
 - اظہار تعجب کیلئے مثلاً اس طرح کہنا کہ مجھے حیرت ہے کہ فلاں شخص اور یہ کام کرے۔
 - کسی امرت صحیح پر غم و غصہ کا اظہار کرنے کیلئے اس کے مرتكب کا نام لے دینا۔
- البته چند صورتوں میں عیب گیری و نکتہ چیزیں غیبت میں شمار نہیں ہوتی:
- * ا مظلوم اگر داری کیلئے ظالم کا گلہ کرے تو غیبت نہیں ہے۔ جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

﴿لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهَرُ بِالسُّوءِ إِنَّ الْقُوَّلَ إِلَّا مِنْ ظُلْمٍ ﴾

الدبر ای کے اچھائے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ کہ جس پر ظالم کیا گیا ہو۔

- * مشورہ دینے کے موقعہ پر کسی کا کوئی عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے، یہونکہ مشورہ میں غل و غش جائز نہیں ہے۔
- * اگر استفتاء کے سلسلہ میں کسی خاص شخص کو متعین کئے بغیر مسئلہ حل نہ ہوتا ہو تو علی قدر افسوس وہ اس کا عیب بیان کر دینا غیبت نہ ہو گا۔

- * ۴۔ کسی مسلمان کو ضرر سے بچانے کیلئے کسی خائن و بد دیانت کی بدیانتی سے آگاہ کر دینا غیبت نہ ہوگا۔
- * ۵۔ کسی ایسے شخص کے سامنے کسی کی برائی بیان کرنا کہ جو اسے برائی سے روک سکتا ہو غیبت نہیں ہے۔
- * ۶۔ روایت کے سلسلہ میں رواۃ پر نقد و تبصرہ غیبت میں داخل نہیں ہے۔
- * ۷۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی عیب ہی سے متعارف ہو تو اسے پچھوانے کیلئے اس عیب کا ذکر کرنا غیبت نہ ہوگا جیسے بہر اکو زکا گنجائیں گے اور غیرہ۔
- * ۸۔ بغرض علاج طبیب کے سامنے مریض کے کسی عیب کو بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔
- * ۹۔ اگر کوئی غلط انساب کا مدعی ہو تو اس کے نسب کی تردید کرنا غیبت نہ ہوگا۔
- * ۱۰۔ اگر کسی کی جان، مال یا عزت کا بچاؤ اسی صورت میں ہو سکتا ہو کہ اسے کسی عیب سے روشناس کیا جائے تو یہ بھی غیبت نہیں ہے۔
- * ۱۱۔ اگر دو شخص آپس میں کسی کی ایسی برائی کا ذکر کر میں کہ جو انہیں پہلے سے معلوم ہو تو یہ اگر چہ غیبت نہیں ہے تاہم زبان کو بچانا ہی بہتر ہے ممکن ہے کہ ان میں سے ایک بھول چکا ہو۔
- * ۱۲۔ جو علینیہ فتن و فجور کرتا ہو، اس کی برائی کرنا غیبت نہیں جیسا کہ روایت میں وارد ہوا ہے:

مَنْ أَلْقَى جِلْبَابَ الْحَيَاةِ فَلَا غَيْبَةَ لَهُ.

جو حیاء کی چادر اتار دالے اس کی غیبت غیبت نہیں۔ ۱۴

